۲ نظم

نعت

حاصلاتِ تعلّم

اس سبق کی تکمیل کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:۔

زبانِ شناسی

- نظم بہ لحاظِ موضوع (نعت، قصیدہ، منقبت، مرثیہ) میں امتیاز کر سکیں۔
- تلمیح کی شناخت کر سکیں۔
- نظم کے اجزا (قافیہ، ردیف) کی شناخت کر سکیں۔

پڑھنا

- شاعر کی تکنیک، مقصد اور اسلوب پر مبنی سوالات کے جوابات دے سکیں۔
- مختلف منظوم اصنافِ ادب پڑھ کر شعرا کے طرزِ تحریر سے آگاہ ہو سکیں۔
- کسی بھی نظم کو پڑھ کر اس کے اشعار کی حوالوں کے ساتھ تشریح کر سکیں اور اس پر اپنی رائے دے سکیں۔

بات چیت

- مختلف سمعی ذرائع سے نظم اور تقریر سُن کر عمدہ سامع کے طور پر تیز رفتار سماعت کا مظاہرہ کر سکیں۔
- بات، کلام درمیان سے سن کر اپنے حافظے سے تسلسل کے ساتھ اہم نکات بتا سکیں۔
- عمدہ سامع کے طور پر الفاظ، جملوں، مصرعوں، شعروں، نظموں وغیرہ کے تلفظ آہنگ، لحن، لَے اور اَدائی سے شعوری طور پر لطف اٹھا سکیں۔

لکھنا

- نظم کے اشعار کے حوالوں (شاعری کے پس منظر، انداز بیاں، شعری محاسن کے استعمال کی وضاحت) کے ساتھ تشریح کر سکیں۔
- کسی بھی نظم کو پڑھ کر اس کے اہم نکات کا خلاصہ لکھ سکیں۔
- مختلف سامعین اور مقاصد کو مد نظر رکھتے ہوئے کسی بھی موضوع پر اشعار اور حوالوں کے ساتھ کم از کم ۲۵۰ الفاظ پر مشتمل تقریر لکھ سکیں۔

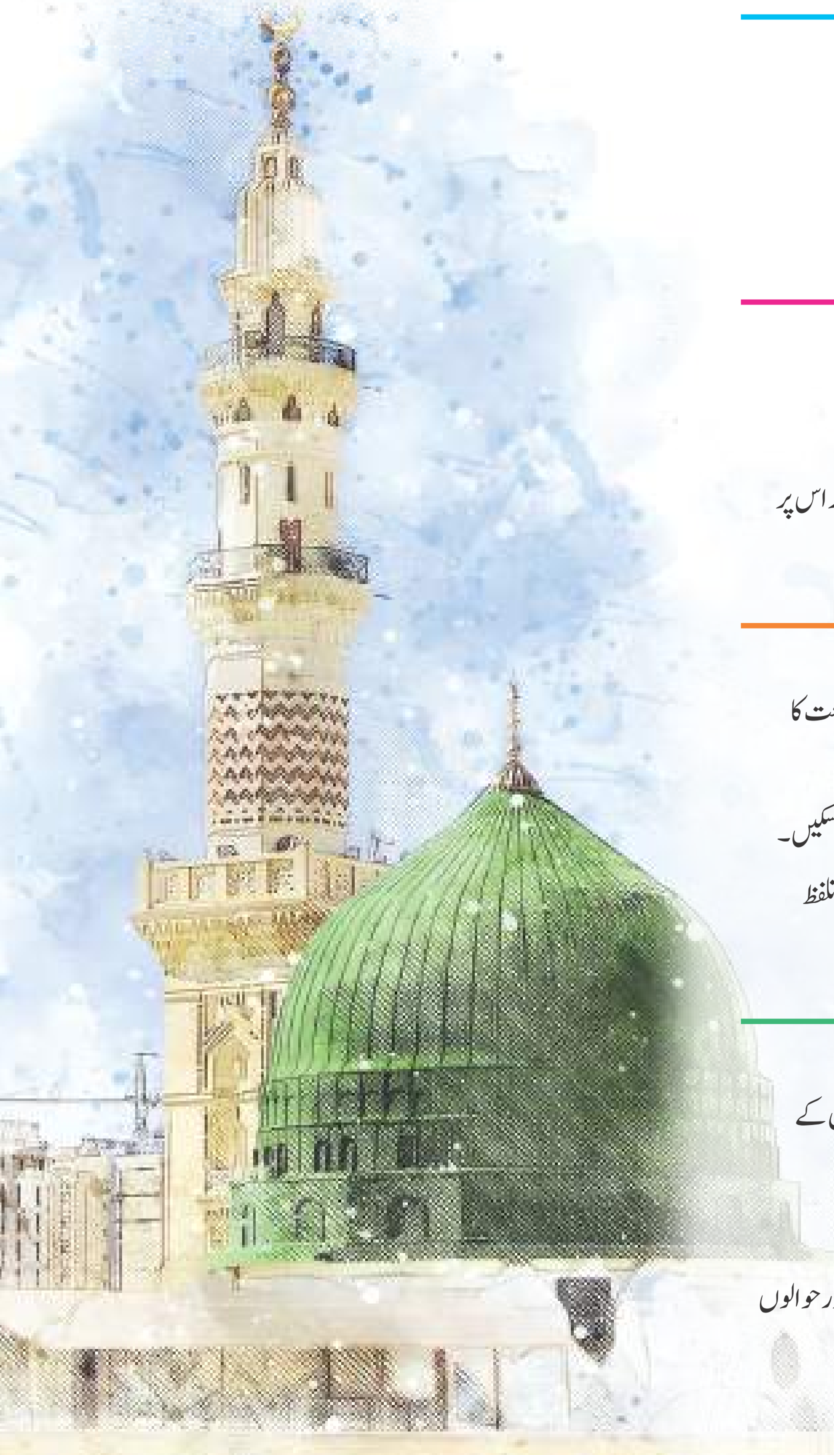

نعت

نعت عربی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی تعریف و توصیف کے ہیں۔ نعت وہ منظوم کلام ہے جس میں خاتم النبیین حضرت محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی تعریف و توصیف اور آپ خاتم النبیین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی سیرت بیان کی جاتی ہے۔ نعت کے لیے کوئی ہیئت مخصوص نہیں ہے۔

مولانا ظفر علی خان

پیدائش ۱۹ جنوری ۱۸۷۳ء (ضلع وزیر آباد)

وفات ۲۷ نومبر ۱۹۵۶ء (ضلع وزیر آباد)

پیشہ صحافی، سیاست دان، مصنف

تصانیف معرکہ مذہب و سائنس، غلبہ روم، سیرِ ظلمت، جنگ روس و جاپان۔۔۔

ظفر علی خان کی شخصیت کے کئی پہلو ہیں۔ وہ شاعر بھی تھے، مدیر بھی اور آزادی کی جدوجہد میں حصہ لینے والے ایک سرگرم سیاسی کارکن بھی۔ ابتدائی تعلیم کرم آباد میں ہی حاصل کی اور اس کے بعد اینگلو محمڈن کالج علی گڑھ میں زیرِ تعلیم رہے۔ مولانا ظفر علی خاں اس وقت کے مشہور روزنامہ ”زمیندار“ کے مدیر رہے، اس اخبار نے اپنے وقت میں سیاسی، سماجی اور تہذیبی مسائل و معاملات کی عکاسی اور سماج کے ایک بڑے طبقے میں ان مسائل کے حوالے سے رائے سازی میں اہم کردار ادا کیا۔ صحافت کی شان دار قابلیت کے ساتھ ساتھ مولانا ظفر علی خان شاعری کے بے مثال تحفہ سے بھی مالا مال تھے۔ ان کی نظمیں مذہبی اور سیاسی نکتہ نظر سے بہترین کاوشیں کہلاتی ہیں۔ وہ اسلام کے سچے شیدائی، محب رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ اور اپنی نعت گوئی کے لیے مشہور و معروف ہیں۔ مذہبی موضوعات میں خاص طور پر نعتیہ شاعری میں ان کے جوہر جس خلوص، شدت اور محبت سے کھلے ہیں وہ انھیں دوسرے شعرا سے ممتاز کرتے ہیں۔ ان کی نعتیہ شاعری کا بغور مطالعہ کیا جائے تو یہ بات سامنے آتی ہے کہ ان کی نعتیہ شاعری کا مرکزی نقطہ جذبہ عشق رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ ہے مگر جو خصوصیت ان کی نعتیہ شاعری کو معاصر نعت نگاروں سے منفرد ٹھہراتی ہے وہ ان کا قومی و سیاسی شعور ہے۔ مولانا ظفر علی خان کی نعتیہ شاعری کی ایک خصوصیت تعلیمات نبوی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا بیان ہے۔ انھوں نے پژمردہ اور مغلوب مسلمانوں کے اندر ایمان کی حرارت اور سعی و عمل کا صور پھونکنے کے لیے اپنی نعت گوئی سے ایک تحریک کا کام لیا۔ لیکن انھوں نے مُروّجہ نعتیہ اسلوب سے دامن بچاتے ہوئے اپنا الگ انداز اپنایا ہے، ان کے ہاں جذبے کی شدت اور عصری شعور ایک خاص امتزاج کے ساتھ نمایاں ہوتے ہیں، کہیں کہیں تغزّل کے محاسن بھی سامنے آتے ہیں اور بعض اشعار خالصتاً غزلیہ انداز، سادگی اور برجستگی لیے ہوئے ہیں۔ مولانا ظفر علی خان کی شاعرانہ کاوشیں ”بہارستان، نگارستان اور چمنستان“ میں چھپ چکی ہیں۔

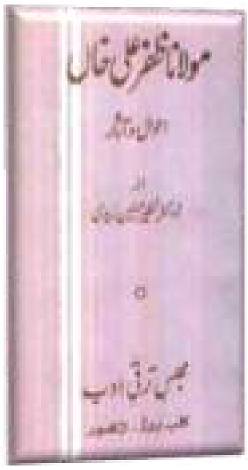

نعت

دِل جس سے زندہ ہے وُہ تمنّا تمھی تو ہو
ہم جس میں بس رہے ہیں وہ دُنیا تمھی تو ہو

مجھ پُر خطا کی لاج تمھارے ہی ہاتھ ہے
مجھ ننگِ دو جہاں کا وسیلہ تمھی تو ہو

پھوٹا جو سینۂ شبِ تارِ اَلَست سے
اُس نورِ اوّلیں کا اُجالا تمھی تو ہو

سب کچھ تمھارے واسطے پیدا کیا گیا
سب غایتوں کی غایتِ اولیٰ تمھی تو ہو

جلتے ہیں جبرائیل کے پَر جِس مقام پر
اُس کی حقیقتوں کے شناسا تمھی تو ہو

دُنیا میں رحمتِ دو جہاں اور کون ہے
جس کی نہیں نظیر وہ تنہا تمھی تو ہو

جو ماسوا کی حد سے بھی آگے گزر گیا
اے رہ نوردِ جادۂ اسریٰ تمھی تو ہو

خاص الفاظ مع درست تلفظ و معانی

پُر خطا	گنہگار
لاج	حیا، شرم، غیرت
ننگِ دو جہاں	دونوں جہان کی رسوائی
غایَتِ اُولیٰ	اولین مقصد، بنیادی مقصد
شَناسا	جان پہچان والا، واقف کار
نَظِیر	مثل، مانند
رَہ نَوَرد	راستا چلنے والا، تیز چلنے والا

تلمیح

لفظ ”اَلَسْت“ کا استعمال تلمیح کی عمدہ مثال ہے جس میں اُس واقعہ کی طرف اشارہ ہے جب اللہ تعالیٰ نے تمام ارواح کو ان کی اپنی جانوں پر گواہ بنا کر پوچھا کہ کیا میں تمھارا ربّ نہیں ہوں؟ تمام ارواح نے اس وقت اُس کا اقرار کیا کہ بے شک آپ ہی ہمارے رب ہیں۔ قرآن مجید کی سورۃ الاعراف کی آیت نمبر 172 میں اس کا تذکرہ موجود ہے۔

سرگرمی

کیو آر کوڈ میں دیے گئے دو شعرا کے منظوم کلام کو پڑھ کر دونوں کی صنف شاعری بتائیں اور دونوں شعرا کے طرز تحریر کی دو دو نمایاں خصوصیات بیان کریں۔

ہدایات برائے اساتذہ کرام

تلمیح کی وضاحت و تفہیم کے بعد تمام طلبہ سے فرداً فرداً ایک ایک مثال پوچھیں۔

مشق

سوال۱۔ نظم کے متن کو مد نظر رکھتے ہوئے درج ذیل سوالوں کے جواب لکھیں۔

۱۔ ”جلتے ہیں جبرائیل کے پَر جس مقام پر“ اس مصرعے میں جس اہم اسلامی واقعہ کا ذکر ہے وہ مختصراً بیان کریں۔

۲۔ سینۂ شبِ تارِ اَلست کا کیا مفہوم ہے؟

۳۔ رحمتِ دوجہاں کس ہستی کو کہا جاتا ہے؟

۴۔ مجھ ننگِ دوجہاں کا وسیلہ تمھی تو ہو“ سے شاعر کی کیا مراد ہے؟

۵۔ ماسوا کی حد سے آگے گزرنے کا شرف کس کو اور کیوں حاصل ہے؟

سوال ۲۔ شاملِ نصاب نعت کا خلاصہ لکھیں۔

سوال ۳۔ درج ذیل اشعار کی حوالوں کے ساتھ تشریح کریں۔

پھوٹا جو سینۂ شبِ تارِ اَلست سے
اُس نورِ اوّلیں کا اُجالا تمھی تو ہو
جلتے ہیں جبرائیل کے پَر جس مقام پر
اُس کی حقیقتوں کے شناسا تمھی تو ہو

سوال۴۔ ”رحمۃ للعالمین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ ذریعہ شفاعت ہیں“ کے عنوان پر اشعار اور حوالوں کے ساتھ ۲۵۰ الفاظ پر مشتمل تقریر لکھیں۔

زبان شناسی

منقبت

منقبت عربی زبان کا لفظ ہے جس کے لغوی معنی تعریف، توصیف، صفت و ثنا، خاندانی فضیلت و برتری، ہنر یا بڑائی کے ہیں، منقبت کی جمع ”مناقب“ ہے۔ اصطلاحِ شعر میں منقبت سے مراد ایسی نظم ہے جس میں صحابہ کرامؓ، اولیائے عظام اور بزرگانِ دین کے اوصاف بیان کیے جائیں۔ منقبت کے حوالے سے سوداؔ، میرؔ اور انشا اللہ خان انشا کے نام اہم سمجھے جاتے ہیں۔

مرثیہ:

شعری اصطلاح میں مرثیہ اس نظم کو کہتے ہیں جو کسی محبوب شخصیّت کی وفات پر کہی جائے اور اس میں اپنے غم اور مرنے والے کی خوبیوں کا پُرسوز انداز میں تذکرہ ہو۔ ظاہری ہیئت کے اعتبار سے مرثیے کی کوئی خاص شکل نہیں ہوتی۔ شعرا کبھی غزل کبھی مثلث، مسدّس، مخمّس، ترکیب بند کا سہارا لیتے ہیں۔ البتہ شہدائے کربلا کے مرثیوں کے لیے ”مسدّس“ رائج ہو گئی لیکن آج بھی

سرگرمیاں

مولانا ظفر علی خان کی نعتیہ شاعری اور ان کی شخصیت کے بارے میں پڑھیں اور درج ذیل سوالات کے زبانی جواب دیں۔

مولانا ظفر علی خان نے اپنی نعتیہ شاعری میں کس تکنیک کو متعارف کروایا جو ان کے ہم عصر شعرا میں نہ تھی؟

مولانا ظفر علی خان کے نعتیہ کلام کے کوئی سے تین مقاصد بیان کریں۔

- جماعت کو مناسب گروہوں میں تقسیم کریں۔ متذکرہ نعت کو فہم سے پڑھنے کے بعد گروہ کا ہر فرد ایک ایک شعر کی حوالے کے ساتھ تشریح کرے اور مختصراً اس شعر پر اپنی رائے دے۔

گھر کا کام

اپنی پسندیدہ نعت کے دو اشعار کی حوالوں کے ساتھ تشریح کریں۔

سرگرمی

مختلف سمعی ذرائع سے اپنا من پسند نعتیہ کلام سنیں یا خاتم النبیین حضرت محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی شانِ اقدس سے متعلق کوئی تقریر سماعت فرمائیں، دونوں اصناف کے معیار اور سماعت کی رفتار کو پیش نظر رکھتے ہوئے اس کے بارے میں ہم جماعتوں سے گفت گو کریں۔

ہدایات برائے اساتذہ کرام

طلبہ کو نعت کی تفہیم کروانے کے بعد اس میں موجود معلومات زبانی اخذ کروائیں۔

ہیئت کی پابندی لازم نہیں۔ شہدائے کربلا کی شان میں کہے گئے مرثیوں میں درج ذیل اجزائے ترکیبی کو مدِ نظر رکھا جاتا ہے۔

چہرہ　سراپا　رخصت　آمد　رجز

جنگ　شہادت　بین　دُعا

قصیدہ:

قصیدہ اُس نظم کو کہتے ہیں جس میں کسی کی مدح یعنی تعریف کی جائے۔ لفظ قصیدہ، قصد سے نکلا اور اس کا سبب یہ ہے کہ شاعر ارادہ کرکے کسی کی مدح یا ہجو کرتا ہے۔ غزل کی طرح قصیدے کا پہلا شعر بھی "مطلع" کہلاتا ہے اور اس کے دونوں مصرعوں میں قافیہ وردیف ہوتا ہے بعض قصیدے بغیر ردیف کے ہوتے ہیں۔ باقی اشعار کے دوسرے مصرعوں میں قافیہ وردیف یا صرف قافیہ ہوتا ہے۔ قصیدے میں مقطع ہوتا ہے لیکن یہ ضروری نہیں کہ مقطع قصیدے کے آخری شعر میں ہی ہو۔

سوال ۵۔ کسی نعت اور قصیدہ کی ایک ایک مثال لکھیں۔

تلمیح

تلمیح کے لغوی معنی ہیں اِشارہ کرنا۔ شعری اصطلاح میں تلمیح سے مراد ہے کہ ایک لفظ یا مجموعہ الفاظ کے ذریعے کسی تاریخی، سیاسی، اخلاقی یا مذہبی واقعے کی طرف اشارہ کیا جائے۔ تلمیح کے استعمال سے شعر کے معنوں میں وُسعت اور حسن پیدا ہوتا ہے۔ مطالعہ شعر کے بعد پورا واقعہ قاری کے ذہن میں تازہ ہو جاتا ہے۔ مثال کے طور پر یہ شعر دیکھیے:

ابنِ مریم　ہوا　کرے　کوئی

میرے　دُکھ　کی　دوا　کرے　کوئی

اس شعر میں "ابنِ مریم" کی تلمیح استعمال کی گئی ہے۔ ابنِ مریم سے مراد حضرت مریم علیہ السلام کے بیٹے یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ پاک نے یہ قوت عطا کی تھی کہ وہ مُردوں کو زندہ کر دیتے تھے اور بیماروں کو اللہ کے حکم سے ٹھیک کر دیتے تھے۔ اب شاعر کہتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ نے اگر یہ قوت عطا کی تھی تو مجھے اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا میں تو جب جانوں کہ کوئی میرے دکھ دور کرے۔

سوال ٦۔ دی گئی تلمیحات پہچان کر بتائیں کہ کون سی تلمیح کس واقعہ یا شخصیت کو ظاہر کرتی ہے۔ انٹرنیٹ کی مدد سے ان تلمیحات کے استعمال کے اشعار بھی لکھیں۔

کوہِ طور　آتشِ نمرود　چاہِ یوسف

قافیہ

قافیہ کے معنی ہیں "پیچھے پیچھے آنے والا"۔ یہ وہ ہم صوت الفاظ ہیں جو مصرع کے آخر میں

سرگرمی

کیو آر کوڈ میں نعت، قصائد، مرثیے اور مناقب دیے گئے ہیں انھیں غور سے پڑھیں اور مضمون کی نوعیت سمجھتے ہوئے ان کی درست صفت کی نشان دہی کرکے جماعت کے کمرے میں بتائیں۔

تشبیہ کی پہچان اور استعمال
چھٹی جماعت

استعارہ کی پہچان اور استعمال
ساتویں جماعت

تلمیح کی پہچان اور استعمال
آٹھویں جماعت

تلمیح (علمِ بدیع)
نویں جماعت

متذکرہ نعت سے تلمیحات پہچان کر لکھیں اور انھیں جملوں میں استعمال کریں۔

ردیف سے پہلے آتے ہیں اور مصرع میں اپنے ہم صوت الفاظ کے ساتھ تبدیل ہوتے رہتے ہیں ۔ جیسے:

پریشاں ہو کے میری خاک آخر دل نہ بن جائے
جو مشکل اب ہے یا رب پھر وہی مشکل نہ بن جائے

درج بالا شعر کے دونوں مصرعوں میں "دل اور مشکل "ہم صوت ہیں جنھیں شعری اصطلاح میں قافیہ کہتے ہیں۔

ردیف

ردیف کے معنی گھڑ سوار کے پیچھے بیٹھنے والے کے ہیں۔ شعری اصطلاح میں ردیف سے مراد قافیہ کے بعد آنے والے وہ الفاظ ہیں جو بار بار آتے ہوں اور یکساں بھی ہوں۔

سوال ۷۔ ہر جزو کے سامنے دیے گئے درست دائرہ کو پُر کریں۔

۱ نعت کی ہیئت:
- ○ پابند ہوتی ہے ○ مخصوص نہیں ہوتی ہے
- ○ مخصوص ہوتی ہے ○ میں بندش ہوتی ہے

۲ صنفِ سخن "قصیدہ" کا لفظ ماخوذ ہے:
- ○ صداسے ○ صدسے ○ قصدسے ○ قصائدسے

۳ جن اصنافِ سخن کا پہلا شعر مطلع ہوتا ہے اُن کے نام ہیں:
- ○ غزل اور نظم ○ غزل اور مثنوی ○ غزل اور قصیدہ ○ غزل اور مرثیہ

۴ تلمیح کے لغوی معنی ہیں:
- ○ بات کرنا ○ اشارہ کرنا ○ بیان کرنا ○ تسلیم کرنا

۵ تلمیح کا استعمال کیا جاتا ہے:
- ○ شعر میں موضوع کو بیان کرنے کے لیے ○ شعر میں وزن پیدا کرنے کے لیے
- ○ شعر میں وسعت اور حسن پیدا کرنے کے لیے ○ بحر اور موضوع کو ترتیب دینے کے لیے

۶ ذیل میں تلمیح کی مثالوں کا درست جوڑا ہے:
- ○ چاہِ یوسف، ابنِ مریم ○ صورتِ خورشید، اردوئے معلیٰ
- ○ کوہِ موسیٰ، ابنِ انشا ○ ملکِ مصر، چاند اور ستارے

۷ قافیہ الفاظ کی مثالوں کا درست گروہ ہے:
- ○ دعا، وفا، جفا ○ آنا، رُکنا، آسمان
- ○ ہم، تم، تمھیں ○ زبان، پریشان، مفلس

۸ شعری اصطلاح میں ردیف سے مراد ہے:
- ○ ہم معنی الفاظ ○ ٹیپ کے الفاظ
- ○ قافیہ کے بعد آنے والے الفاظ ○ بدلنے والے الفاظ

کسی کتاب / انٹرنیٹ سے قافیہ اور ردیف کی امثال والے دو اشعار منتخب کر کے لکھیں۔

سرگرمیاں

معلم / معلمہ جماعت میں طلبہ کو مختلف نعتیہ نظموں سے چند اشعار منتخب کر کے سنائیں اور پھر باری باری اشعار کے موضوع اور اہم نکات پر سوال کریں۔

- کیو آر کوڈ میں دی گئی نظموں کو سنیں اور ان میں سے اپنی من پسند نظم منتخب کر کے سنائیں، نیز پسندیدگی کی وجہ بھی بیان کریں۔

عملی منصوبہ

اسلامی تاریخ کا مطالعہ کریں اور تاریخ اسلام کے ابتدائی ادوار یا موجودہ دور کے کوئی سے تین شعرا، ان کے کلام کی خصوصیات یا سیرت سے اپنی دلچسپی کے کسی موضوع پر دستاویزی فلم، پوڈ کاسٹ یا معلوماتی ویڈیو دیکھیں۔ ویڈیو میں زیر بحث پانچ اہم نکات نوٹ کریں اور جماعت کے کمرے میں بیان کریں۔ ان نکات کو پاور پوائنٹ پریزنٹیشن یا تحریری صورت میں جماعت کے کمرے میں پیش کریں۔ طلبہ اس کو سن کر اس میں مذکور اہم خیالات کا خلاصہ کریں۔

ہدایات برائے اساتذہ کرام

طلبہ کو برقی میڈیا کی مدد سے یہ نعت سُنوائیں تاکہ وہ نعت کی لے اور آہنگ سے واقف ہو سکیں اور اسی انداز میں نعت کی بلند خوانی کروائیں۔